# صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

# صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب : صحیح بخاری شریف

مترجم : حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ

ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

سن اشاعت : ۲۰۰۴ء

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

قیمت :


## ملنے کے پتے

۱۔مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔مکتبہ سلفیۃ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

فذهبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ)). [راجع: ٣٤٤٠]

کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غور سے دیکھا تو مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ، موٹا، سر کے بال مڑے ہوئے اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اس کی آنکھ ایسی دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس سے شکل و صورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا۔ زہری نے کہا کہ یہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا۔

**تشریح** جس روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جعد کا لفظ آیا ہے تو اس کے معنی گھونگھریالے بال والے نہیں ہیں، ورنہ یہ حدیث اس کے مخالف ہو گی۔ اسی لئے ہم نے جعد کے معنی اس حدیث میں گٹھے ہوئے جسم کے کئے ہیں اور مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگھر بال تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا گفتگو کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں (وحیدی)

٣٤٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلاَّتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ)). [طرفه في : ٣٤٤٣].

(۳۴۴۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم علیہ السلام سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں، انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

**تشریح** آپ بھی پیغمبر وہ بھی پیغمبر، آپ کے اور ان کے بیچ میں دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہوا۔ خود حضرت عیسیٰ نے انجیل میں آپ کی بشارت دی کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئے گا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائی کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کرے گا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں۔ ایک انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اس کو چھپا ڈالا ہے۔ اس شرارت کا کوئی ٹھکانا ہے۔ کہتے ہیں کہ فارقلیط کے معنی بھی سراہا ہوا ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

٣٤٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلاَّتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ)). وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ

(۳۴۴۳) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ہلال بن علی نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمان بن ابی عمرہ نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عیسیٰ بن مریمؑ سے اور لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور انبیاء علیہم السلام علاتی بھائیوں (کی طرح) ہیں۔ ان کے مسائل میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن دین سب کا ایک ہی ہے۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے

عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٤٣]

صفوان بن سلیم نے ' ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

علاتی بھائی وہ جن کا باپ ایک ہو' ماں جدا جدا ہوں۔ اسی طرح جملہ انبیاء کا دین ایک ہے اور فروعی مسائل جدا جدا ہیں۔

٣٤٤٤- وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلاَّ وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ. فَقَالَ عِيْسَى: آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي)).

(٣٤٤٤) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' کہا ہم کو معمر نے خبردی' انہیں ہمام نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے دریافت فرمایا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

**تشریح** یعنی مومن جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا جب اس نے قسم کھالی تو معلوم ہوا کہ وہ سچا ہے۔ آنکھ سے غلطی ممکن ہے مثلاً اس کے شبیہ کوئی دوسرا شخص ہو۔ یا درحقیقت اس کا فعل چوری نہ ہو۔ اس مال میں اس کا کوئی حق متعین ہو۔ بہت سے احتمال ہو سکتے ہیں۔ بعض نے کہا ایسا کہنے سے حضرت عیسیٰ کی مراد یہ تھی کہ مومن کو مومن کی قسم پر ایسا بھروسا ہونا چاہئے جیسے آنکھ سے دیکھنے پر بلکہ اس سے زیادہ۔ بعض نے یہ کہا مطلب یہ تھا کہ قاضی کو اپنے علم اور مشاہدے پر حکم دینا درست نہیں جب تک باقاعدہ جرم کے لئے ثبوت مہیا نہ ہو جائے (وحیدی)

٣٤٤٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا : عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ)). [راجع: ٢٤٦٢]

(٣٤٤٥) ہم سے حمیدی نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' کہا کہ میں نے زہری سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبردی اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں' اس لئے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

**تشریح** اللہ کے غلام' اللہ کے حبیب' اللہ کے خلیل' اشرف انبیاء آپ کی تعریف کی حد یہی ہے۔ جب قرآن میں آپ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت اتری ﴿ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ ﴾ (الجن : ١٩) تو آپ نہایت ہی خوش ہوئے اللہ کی عبودیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ یہ جاہل کیا جانیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کو خدا بنا دیں یا خدا سے بھی ایک درجہ آگے چڑھا دیں۔ کبرت کلمة تخرج من افواههم (وحیدی)